جو دیوان میں موجود نہیں ہیں، چنانچہ فاضل مُرتّب اُن پر ایک خاص نشان لگاتے چلے گئے ہیں، یہ تو نفسِ متن کا حال تھا، اس کے حواشی عربی زبان وادب کے طلباء کے لئے خاص طور پر مفید ہیں، ان حواشی میں اگر کوئی شعر کسی کتاب میں کسی دوسرے شاعر کی طرف منسوب ہے ــــ اور ایسے اشعار کثرت سے ہیں۔ تو ڈاکٹر صاحب نے اُن کی مکمّل نشان دہی کی، اور اس کے علاوہ بعض اور مفید ادبی معلومات بھی درج کی ہیں، شروع میں جو فاضلانہ مقدمہ ہے اس میں ابن الدمینہ اور خالدین کے حالات وسوانح اور ان کے علمی وادبی کارناموں پر تحقیق کی روشنی میں بحث کی ہے، امید ہے اربابِ ذوق ونظر اس کی قدر کرکے فاضل مرتّب کی غیر معمولی محنت اور وسعتِ نظر کی داد دیں گے، البتہ اگر مقدمہ اُردو کے بجائے عربی میں یا کم از کم انگریزی میں ہوتا تو اس کی افادیت کا دائرہ بہت وسیع ہوسکتا تھا، پھر اس کا بھی افسوس ہے کہ ایک مختصر کتاب میں ساڑھے تین صفحہ پر غلط نامہ کے باوجود متعدد غلطیاں ایسی بھی ہیں جو غلط نامہ میں درج ہونے سے رہ گئی ہیں، مثلاً: دیباچہ کے پہلے صفحہ پر سطر ۲۰ میں بجائے ۲۸۰ کے ۳۸۰ ہونا چاہیئے۔ ص ۴۷ سطر ۲ میں "ہوتے ہیں" کے بجائے "ہوتا ہے" ص ۱ سطر ۶ میں "لم تھوی" کے بجائے "لم تھوَ" ص ۱۰ س ۱۷ "شھرا" کے بجائے "اشتھرا" ص ۵۲ س ۴ "قتیلُ" کے بجائے "قتیلَ" ہونا چاہیئے۔

کتاب فضائل من اسمہٗ احمدٌ او محمّدٌ : از ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو

تقطیع متوسط، ضخامت ۳۲ صفحات، کاغذ اور ٹائپ اعلیٰ، قیمت درج نہیں۔

پتہ :- ادارۂ علومِ اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ۔

چوتھی صدی ہجری کے ایک مشہور صوفی اور بزرگ الحافظ ابن بکیر البغدادی نے مذکورۂ بالا نام سے ایک رسالہ لکھا تھا جس میں اُن روایتوں کو جمع کیا گیا تھا جن میں احمدؐ یا محمدؐ نام رکھنے کے فضائل کا ذکر آیا ہے، یہ رسالہ اُس زمانہ میں بڑا مقبول ہوا اور متعدد حضرات نے اس کی تلخیص کی، اُن میں ایک تلخیص مسلم الشیزری کی ہے جو چھٹی صدی کے اربابِ تالیف میں سے ہیں، زیرِ تبصرہ یہی رسالہ ہے